Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹرو ول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
رابطہ نمبر 0333-6444659

سؤال 1: موجودہ حالات میں جبکہ بچیوں کی شادی کے لئے مناسب رشتہ ملنا انتہائی دشوار ہے، کنوینشنل بینک میں ملازم لڑکے سے رشتہ طے کرنا کیسا ہے؟ اور اگر لڑکا اسلامی (شریعہ) بینک میں ملازم ہو تو اس سے رشتہ کرنا کیسا ہے؟

سؤال 2: اگر شادی کے کچھ عرصہ بعد شوہر اسلامی (شریعہ) بینک سے دوسرے بینک یعنی کنوینشنل بینک میں ملازمت اختیار کرلے تو پھر کیا صورت ہوگی؟

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

بینک چاہے کنوینشنل ہو یا مروجہ اسلامی بینک ہو دونوں میں ملازمت اختیار کرنا جمہور علماء کرام اور مفتیان عظام کے نزدیک ناجائز اور اس کی آمدنی حرام ہے۔ سود کھانے والے پر، سودی لین دین کرنے والے پر، اور اس کی معاونت کرنے والے سب پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے، اور قرآن کریم میں سود کو نہ چھوڑنے والوں کے لئے جنگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس لئے لڑکا چاہے مروجہ اسلامی بینک میں ملازمت کرتا ہو یا کنوینشنل بینک میں اس سے رشتہ کرنے کی صورت میں تحفہ تحائف، دعوت اور لڑکی کا نان ونفقہ سب اسی حرام کمائی سے ہوگا تو حرام کمائی کی نحوست اور وبال گھر میں ضرور آئے گا، آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے جس بدن کی پرورش حرام کمائی سے ہو وہ جھنم جانے کا زیادہ مستحق ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ حلال آمدنی والے نیک صالح، متبع شریعت لڑکا کا رشتہ تلاش کیا جائے اگرچہ اس کی آمدنی کم ہو، اس میں ان شاءاللہ سکون، اطمینان اور برکت ہوگی۔

مناسب اور اچھا رشتہ کے لئے ایک وظیفہ بھی شروع کرلیا جائے۔ اول وآخر 100 مرتبہ کوئی سا بھی مختصر دورد شریف پڑھ لیا جائے اور درمیان میں 500 مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا کریں ۔ یہ عمل 41 دن تک بلا ناغہ کریں، اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو اگلے دن تعداد دگنا کرلی جائے، ایک مجلس میں پڑھنا ضروری نہیں ہے، گھر کے سب افراد اس کو پڑھیں، جن دنوں میں خواتین نماز نہیں پڑھتی اس وظیفہ کو پڑھ سکتی ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(278)فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ-وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْۚ-لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ(279).

(سورۃ البقرۃ)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

حدیث شریف میں ہے:

"عن جابر قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا ومؤكله، وكاتبه وشاهديه، وقال: هم سواء»."

(باب لعن آکل الربا وموکلہ، ج:3، ص:1219، ط: دار إحياء التراث العربي)

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاوی میں ہے:

واضح رہے کہ بینک کا مدار سودی نظام پر ہے، اور سود کا لینا دینا، لکھنا، یا اس میں گواہ بننا سب ناجائز و حرام ہے، اور بینک میں ملازمت کرنے والا اسی سودی لین دین یا اس کے معاونت میں مصروفِ عمل ہوتا ہے؛ اس لیے اس کی کمائی حرام ہے، لہذا صورتِ مسئولہ میں بینک ملازم اپنی بیٹی کا نکاح کروانے کی صورت میں جب وہ نان ونفقہ اور تحفے تحائف اور دعوتوں کا انتظام اپنی اسی کمائی سے کرے گا تو ایسی صورت میں اس حرام آمدنی کی نحوست کا اثر لازماً پڑے گا، لہذا عافیت اسی میں ہے کہ حلال روزگار والے خداترس مسلمان کے ساتھ رشتہ کو ترجیح دی جائے۔

(بینک میں ملازمت کرنے والے کے ساتھ بیٹی کا رشتہ کرانے کا حکم، فتویٰ نمبر: 144410101307)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

25 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 496

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی